ہر مسلمان اس رسالہ کو بجنسہ چھپوا کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

سلسلہ تالیفات ۴۴

پختہ قبریں

از

مولانا علی احمد زاہد جبل پوری

مصنف و مؤلف کتب کثیرہ۔ دینی۔ طبی۔ علمی۔ ادبی وغیرہ وغیرہ

اس میں حدیث شریف، چاروں اماموں، امام ابو جعفر صادق، بڑے پیر اور دیگر بزرگانِ سلف کے اقوال اور فقہ حنفیہ کی معتبر کتابوں سے پختہ قبریں بنانے کے متعلق روشنی ڈالی گئی ہے

جسے

ادارہ تبلیغ الاسلام کراچی نے چھپوا کر شائع کیا

ملنے کا پتہ

[illegible]

صدر دفتر جمعیت اہلحدیث کراچی جمشید روڈ کراچی

محصول ڈاک کیلئے سات پیسے کے پاکستانی یا بھارتی ٹکٹ بھیجیں

فہرست عنوانات

تعارف

از حضرت الحاج مفسر القرآن و شیخ الحدیث علامہ محمد یوسف خاں صاحب کلکتہ والے۔ مالک فرم اے۔ ایل جوزف اینڈ سنز۔ عامل روڈ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ۔ مولانا علی احمد زاہد جبلپوری ایک مشہور ہستی ہے۔ آپ کا تعارف آپ کی تصانیف و کتب کثیرہ کے مطالعہ سے ہر ایک شخص کو ہو سکتا ہے۔ موجودہ دور میں آپ کی خدمات در تبلیغ دینی کا ہم سب کو اعتراف ہے۔ آپ کے رسائل و صحائف سے مخلوقِ خدا کو بہت ہی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ باوجود پیرانہ سالی اور کمزور طبع ہونے کے دینی جوش اپنے اسلاف سے کم نہیں رکھتے۔

میں نے جب آپ کی تصانیف و رسائل کا مطالعہ کیا تمام مسائل کو مطابق قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ کے پایا۔ کمال یہ کیا ہے کہ ائمہ دین و صلحاء کرام کے اقوال سے بھی لوگوں کو روشناس کرایا ہے تاکہ کوئی انکار نہ کر سکے۔ پھر سب سے اعلیٰ کام یہ کیا ہے کہ ہر ایک مسئلہ پر حوالہ مع صفحہ درج کر دیا ہے جس کی افادیت سے ہر خاص و عام یکساں فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور اپنے شکوک کو حوالہ جات دیکھکر رفع کر سکتا ہے۔

ان تمام رسالہ جات کے علاوہ آپ کی مایہ ناز کتاب مسمّٰی بہ "پختہ قبریں" میں نے اوّل سے آخر تک بغور مطالعہ کیا

میں سچ عرض کرتا ہوں کہ مجھ کو بعض مسائل کے حوالہ جات مع اصل عبارت کے یاد نہ تھے جب نظر سے گزرے تو میں بہت ہی خوش ہوا اور میرے علم میں اُن اصل عبارات نے کافی اضافہ کیا۔
میری دُعا ہے کہ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ کافی دیر زندگی عطا فرمائے کہ ہم آئندہ بھی آپ کی تصانیف انیقہ سے مستفیض ہو سکیں۔ آمین۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِتَائِيْدِكَ وَانْصُرْهُ بِنُصْرَتِكَ وَكُنْ مَعَهُ حَيْثُ كَانَ وَكَفِّلْ كِفَالَتَهُ بِفَضْلِكَ الْقَدِيْمِ
وَ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

العاجز

محمد یوسف خاں کلکتہ والے
(شیخ الحدیث جامع العلوم سعودیہ کراچی)
و مالک فرم اے۔ ایل جوزف اینڈ سنز
عامل روڈ۔ کراچی ۱
۱۴/۶/۶۳

پختہ قبریں

قبروں کو پختہ اور اونچی بنانے اور اُن پر گنبد قبے وغیرہ بنانے کی حرمت احادیث شریف سے

۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ) حضرت جابرؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے، اُن پر عمارت بنانے اور اُن پر (مجاور بنکر) بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۔ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ۔ (ترمذی شریف) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونے گچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

مسند امام احمدؒ، نسائی اور ابوداؤد وغیرہ میں بھی یہ حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہے. سنن نسائی کی روایت میں "اَوْ یُزَادَ عَلَیْہِ" کے الفاظ بھی ہیں یعنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر کے کھودنے میں جو مٹی قبر سے نکلی ہو اُس سے

زیادہ دوسری مٹی نہ ڈالی جائے۔ یعنی ہر قسم کی زیادتی اور اونچائی قبر پر حرام ہے جو کہ خلافِ شرع ہو۔

٣۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهِ وَاَنْ تُوْطَأَ (ترمذی۔ مشکوٰۃ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے سے اور قبروں پر (نام و تاریخ وغیرہ کے) لکھنے سے اور قبروں کو روندنے، اُن پر چلنے سے۔

پختہ اور اُونچی قبریں بنانے اور اُن پر قُبّے وغیرہ تعمیر کرنے کی مُمانعت ائمہ اربعہؒ کے اقوال سے

١۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ:۔ حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خاں برحاشیہ عالمگیری مطبوعہ مصر جلد ١ صفحہ ١٧٠ میں ہے۔ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ لَا يُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَلَا يُطَيَّنُ وَلَا يُرْفَعُ عَلَيْهِ بِنَاءٌ وَّسَفْطٌ۔ یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں قبر پختہ نہ بنائی جائے اور نہ ہی مٹی سے لیپی جائے اور نہ ہی قبر پر کوئی بنا (قبہ وغیرہ) کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے۔

شامی مطبوعہ دار الکتب مصر جلد ٢ صفحہ ٦٦٢ میں ہے۔ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يُكْرَهُ اَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ بِنَاءٌ مِّنْ بَيْتٍ اَوْ قُبَّةٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ۔ یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

فرماتے ہیں قبروں پر کسی قسم کی بھی عمارت بنانی مکروہ ہے خواہ کوئی گھر یعنی مقبرہ وغیرہ بنایا جائے خواہ گنبد یا اس جیسی کوئی عمارت بنائی جائے سب مکروہ ہیں۔

منیۃ المصلی کی شرح کبیری مطبوعہ مصر صفحہ ۶ میں لکھا ہے۔ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ یَکْرَہُ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ بِنَاءٌ مِّنْ بَیْتٍ اَوْ قُبَّۃٍ اَوْ نَحْوُ ذَالِکَ۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ قبر پر بنا بنانے خواہ وہ گھر ہو یا قبّہ یا اس کے مانند کچھ اور ہو سب کو بُرا جانتے تھے۔

شرح الیاس جزء اوّل میں ہے۔ کَرِہَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْبِنَاءَ عَلَی الْقَبْرِ یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ قبر پر کسی قسم کی عمارت بنانا مکروہ کہا ہے۔

شامی مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۶۶۱ میں ہے۔ رَوَاہُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَسَنِ فِی الْاٰثَارِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْخٌ لَّنَا یَرْفَعُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَہٰی عَنْ تَرْبِیْعِ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِیْصِہَا۔ یعنی امام محمدؒ امام ابو حنیفہؒ کے شاگردِ رشید اپنے اُستاد امام ابو حنیفہؒ سے اور امام صاحبؒ اپنے اُستاد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اس روایت کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے قبر کو چوگوشہ بنانے اور اُس کو چُونے گچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

لیجئے جناب! امام صاحبؒ کا قول، اُن کے شاگردوں کا قول اُن کے اُستادوں کا قول، یہاں تک کہ امام ائمہ سرورِ انبیاء

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی پختہ قبریں بنانے کی حرمت میں موجود ہے اور وہ بھی فقہ کی معتبر کتابوں سے۔

۲- امام مالکؒ :- حضرت امام مالک رحمۃ اللہ اپنی مشہور کتاب المدونۃ الکبریٰ جلد اول ص۱۸۹ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں کہ:-

أَكْرَهُ تَجْصِيصَ الْقُبُورِ أَوِ الْبِنَاءَ عَلَيْهَا وَهٰذِهِ الْحِجَارَةَ الَّتِي يُبْنَى عَلَيْهَا (ابن لهيعة) عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْقُبُورُ تُسَوّٰى بِالْأَرْضِ (ابن وهب) عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي زُمْعَةَ البلوي صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُصْنَعَ ذَالِكَ بِقَبْرِهِ إِذَا مَاتَ (قَالَ سحنون) هٰذِهِ الْآثَارُ فِي تَسْوِيَتِهَا فَكَيْفَ بِمَنْ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ عَلَيْهَا- میں قبروں کو پختہ بنانا، اُن پر عمارتیں تعمیر کرنا اور پتھروں کو عمارت کی خاطر رکھنا پسند نہیں کرتا۔ بکر بن سوادہ کہتے ہیں کہ قبروں کو زمین کے ساتھ برابر کر دینا ضروری ہے۔ ابو زمعہ بلوی صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی کہ جب وہ وفات پا جائیں تو اُن کی قبر برابر کر دی جائے۔ پھر اُس شخص کی بدبختی اور حرمان نصیبی کا کیا پوچھنا جو ان قبروں پر عمارت بنانے کا ارادہ کرے۔ (المدونۃ الکبریٰ ج۱ ص۱۸۹ مطبوعہ مصر)

وَتَطْيِينُ قَبْرٍ أَوْ تَبْيِيضُهُ أَيْ كُرِهَ تَطْيِينُ قَبْرٍ بِأَنْ تُلْبَسَ بِالطِّينِ وَكَذَا تَبْيِيضُهُ بِالْجِيرِ وَهُوَ

مَعْنَى التَّجْصِيْصِ وَبِنَاءً عَلَيْهِ اَوْ تَجْوِيْزٌ وَاِنْ يُوْهِيْ بِهٖ حَرُمَ يَعْنِيْ اَنَّهٗ يُكْرَهُ الْبِنَاءُ عَلَى الْقُبُوْرِ۔ الخ (المختصر الجليل بترح)
یعنی مکروہ ہے قبر پر مٹی مقو پنا اور اُس پر سفیدی وغیرہ کرنا اور منع ہے اُس پر گنبد یا مکان بنانا اُس کے گرد کوئی عمارت بنانا۔

۳۔ امام شافعیؒ :۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ وَاُحِبُّ اَنْ لَّا يُبْنٰى وَلَا يُجَصَّصَ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُشْبِهُ الزِّيْنَةَ وَالْخُيَلَاءَ وَلَيْسَ الْمَوْتُ مَوْضِعَ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَلَمْ اَرَ قُبُوْرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ مُجَصَّصَةً (کتابُ الاُم جلد اوّل صفحہ ۲۴۶) قبروں پر عمارتیں بنانا اور انہیں پختہ تعمیر کرنا میرے نزدیک پسندیدہ فعل نہیں ہے اس لئے کہ یہ زینت اور تکبر کی چیزیں ہیں اور موت سے ان چیزوں کو کوئی تعلّق نہیں۔ میں نے مہاجرین و انصار کی قبروں کو مضبوط اور چونے گچ اور پختہ بنا ہوا نہیں دیکھا۔

پھر اس کے آگے تحریر فرماتے ہیں کہ :۔
وَقَدْ رَأَيْتُ مِنَ الْوُلَاةِ مَنْ يَّهْدِمُ بِمَكَّةَ مَا يُبْنٰى فِيْهَا فَلَمْ اَرَ الْفُقَهَاءَ يَعِيْبُوْنَ ذٰلِكَ (کتاب الاُم ج صفحہ ۲۴۶)
یعنی میں نے مکہ مکرمہ میں دیکھا کہ وہاں کے حکّام قبروں پر کی عمارتوں کو گراتے تھے اور میں نے کسی فقیہ کو بُرا کہتے نہیں دیکھا۔

وَ اُحِبُّ اَنْ لَّا يُزَادَ فِي الْقَبْرِ تُرَابٌ مِّنْ غَيْرِهٖ۔
یعنی میں دوست رکھتا ہوں کہ قبر میں سے جو مٹی نکلی ہے اُس کے سوا قبر پر کچھ نہ ڈالا جائے۔ (کتاب الاُم مطبوعہ بولاق مصر جلد اول صفحہ ۲۴۵)

لَا يُرْفَعُ نَعْشُ الْقَبْرِ اِلَّا بِقَدْرِ شِبْرٍ وَلَا يُجَصَّصُ وَلَا يُطَيَّنُ۔ (الوجیز) یعنی قبر ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ کی جائے اور نہ چونا لگا کر گچ کی جائے اور نہ ہی اُس کو مٹی سے لیپا جائے۔

مذہب حنبلی حنبلی مذہب کی مشہور کتاب "کشاف القناع" میں ہے۔ وَيُكْرَهُ رَفْعُ الْقَبْرِ فَوْقَ شِبْرٍ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَيُكْرَهُ الْبِنَاءُ عَلَى الْقَبْرِ سَوَاءٌ لَاصَقَ الْبِنَاءُ الْاَرْضَ اَوْلَا وَلَوْ فِيْ مِلْكِهٖ مِنْ قُبَّةٍ اَوْ غَيْرِهَا لِلنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ لِحَدِيْثِ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یعنی قبر کا ایک بالشت سے زائد اونچا کرنا منع ہے اس لئے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ تصویروں کو مٹا دو اور اونچی قبروں کو توڑ کر برابر کر دو۔ اور قبر پر گنبد وغیرہ عمارت بنانا بھی مکروہ ہے خواہ زمین سے ملی ہوئی ہو یا اونچی ہو اور اپنی ملکیت میں ہو یا اس کے سوا ہو۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قبر کو چونے گچ نہ کیا جائے اور نہ اُس پر کوئی عمارت بنائی جائے اور نہ اُس پر

(مجاور بنکر) بیٹھا جائے۔

بڑے پیر یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

۱۔ وَاَن يُجَصَّصَ كُرِهَ ۔ یعنی قبر کو پکا بنانا مکروہ ہے۔
(غنیۃ الطالبین ص۵۱۲ سطر ۶ ۔ مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

۲۔ وَيُرْفَعُ الْقَبْرُ مِنَ الْاَرْضِ قَدْرَ شِبْرٍ ۔ یعنی قبر کو زمین سے ایک بالشت کی مقدار بلند کیا جائے (زیادہ بلند جائز نہیں)　(غنیۃ الطالبین ص۴۸۲ سطر ۱۵ ۔ مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

۳۔ وَيُسَنُّ تَسْنِيْمُ الْقَبْرِ دُوْنَ تَسْطِيْحِهٖ ۔ یعنی قبر کی ایک بالشت اونچائی کو اونٹ کے کوہان نما رکھنا مسنون ہے۔ (چوکوشہ بنانی منع ہے۔　(غنیۃ الطالبین ص۱۲۶ مطبوعہ اسلامیہ لاہور)

۴۔ قبر کو بوسہ دینا:۔ وَاِذَا زَارَ قَبْرًا لَمْ يَضَعْ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَلَا يُقَبِّلُهٗ فَاِنَّهٗ مِنْ عَادَةِ الْيَهُوْدِ ۔ یعنی جب کوئی قبر کی زیارت کو جائے تو اس پر ہاتھ نہ رکھے نہ اس کو بوسہ دے کیونکہ یہ یہود کی عادت ہے۔　(غنیۃ الطالبین)

۵۔ وَلَا يُمْسَحُ الْقَبْرُ وَلَا يُقَبَّلُ وَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَادَةِ النَّصَارٰى ۔ (عالمگیری) قبر کو نہ چھوا جائے اور نہ بوسہ دیا جائے کیونکہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے۔

مذہب شیعہ کا فتویٰ

شیعہ حضرات کی مشہور و معروف کتاب "کافی" میں ہے:۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَھٰی اَنْ یُّزَادَ عَلَی الْقَبْرِ تُرَابٌ لَمْ یُخْرَجْ مِنْھَا۔
یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ جو مٹی قبر میں سے نکلی ہے اُس سے زائد اُس پر نہ ڈالی جائے۔

اور یہ روایت بھی ہے۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَا تُطَیِّنُوا الْقَبْرَ مِنْ غَیْرِ طِیْنِہٖ۔ یعنی قبر پر سوائے اُس مٹی کے جو قبر سے نکلی ہو دوسری مٹی نہ ڈالو۔

امام ابو جعفر صادقؒ کی وصیت

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اَبِیْ قَالَ یَا جَعْفَرُ اِذَا اَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِیْ وَکَفِّنِیْ وَارْفَعْ قَبْرِیْ اَرْبَعَ اَصَابِعَ۔ ابو عبداللہ (امام جعفر صادقؒ) سے روایت ہے۔ میرے والد نے فرمایا کہ اے جعفر! جب کہ میرا انتقال ہو جائے تو مجھے غسل دینا، کفن پہنانا اور بقدر چار انگشت کے میری قبر کو اونچا کرنا۔

امام محمدؒ

شاگردِ خاص حضرت امام ابو حنیفہؒ اپنی کتاب الآثار صفحہ ۴۵ میں لکھتے ہیں:۔

لَا نَرٰی اَنْ یُّزَادَ عَلٰی مَا خَرَجَ مِنْہُ وَنَکْرَہُ اَنْ یُّجَصَّصَ اَوْ یُطَیَّنَ اَوْ یُجْعَلَ عِنْدَہٗ مَسْجِدًا اَوْ عَلَمًا اَوْ یُکْتَبَ عَلَیْہِ وَاَکْرَہُ الْاٰجُرَّ اَنْ یُّبْنٰی بِہٖ۔ یعنی ہمارے نزدیک جو مٹی قبر میں سے نکلی ہے اُس کے سوا اور نہ ڈالنی چاہیئے۔ اور ہم قبر کو پختہ بنانا، اُس پر لکھنا، مٹی سے لیپنا، اس کے پاس مسجد بنانا نشان کھڑا کرنا بھی مکروہ جانتے ہیں۔ اور اینٹوں وغیرہ سے اُس پر

کوئی عمارت کھڑی کرنا بھی مکروہ ہے۔

حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتابوں سے قبروں کو پختہ اور اونچی بنانے کی حرمت

۱۔ یُکْرَہُ الْاٰجُرُّ وَالْخُشُبُ لِاَنَّھُمَا لِاَحْکَامِ الْبِنَاءِ وَالْقَبْرُ مَوْضِعُ الْبِلٰی ثُمَّ بِالْاٰجُرِّ اَثَرُ النَّارِ فَیُکْرَہُ تَفَاؤُلًا۔ (ہدایہ مجتبائی جلد اوّل ص۱۶۲)

یعنی پختہ اینٹوں اور لکڑیوں کا استعمال قبر پر ناجائز ہے۔ اس وجہ سے بھی کہ ان چیزوں سے مضبوطی اور پختگی ہوتی ہے اور قبر تو آزمائشوں کی جگہ ہے اور اس سبب سے بھی کہ پختہ اینٹ میں آگ کا اثر ہے اور یہ بدفالی ہے۔

۲۔ لَا الْاٰجُرُّ وَالْخُشُبُ وَیُکْرَہُ اَنْ یُّزَادَ عَلَی التُّرَابِ الَّذِیْ اُخْرِجَ مِنَ الْقَبْرِ وَیُسَنَّمُ الْقَبْرُ قَدْرَ الشِّبْرِ وَلَا یُرَبَّعُ وَلَا یُجَصَّصُ وَیُکْرَہُ اَنْ یُّبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ۔ یعنی پکی اینٹیں اور لکڑی قبر پر نہ لگائے اور جو مٹی قبر سے نکلی ہے اس کے سوا اور مٹی بھی نہ ڈالے اور قبر کو بقدر ایک بالشت کوہان نما بنائے اور چبوترے کی طرح چارکونوں والی نہ بنائے اور نہ پختہ بنائے اور نہ قبر پر کوئی عمارت کھڑی کرے۔

(فتاوی عالمگیری مطبوعہ میمنہ مصر جلد اول ص۱۶۶)

۳۔ وَلَا یُسَطَّحُ اَیْ لَا یُرَبَّعُ۔ یعنی قبر چوگوشہ نہ بنائی جائے۔

(ہدایہ جلد اول ص۱۶۳۔ مطبوعہ مجتبائی)

۴۔ یُکْرَہُ الْاٰجُرُّ وَالْخَشَبُ وَیُھَالُ التُّرَابُ وَیُسَنَّمُ الْقَبْرُ وَلَا یُسَطَّحُ۔ یعنی قبر پہ پکّی اینٹیں اور لکڑیاں لگانا مکروہ ہے صرف مٹی ڈالی جائے اور کوہان نما بنائی جائے چوگوشہ نہ بنائی جائے۔

(شرح وقایہ مطبوعہ یوسفی جلد اوّل۔ صفحہ ۲۰۱)

۵۔ وَیُکْرَہُ اَنْ یُّبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ مَسْجِدٌ اَوْ غَیْرُہٗ۔ یعنی قبر پہ مسجد بنانی بھی مکروہ ہے اور کسی قسم کی عمارت بھی مکروہ ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری مطبوعہ میمنہ مصر جلد صفحہ ۱۶۷)

۶۔ وَاَنْ یَّکُوْنَ مُسَنَّمًا مُرْتَفِعًا مِّنَ الْاَرْضِ قَدْرَ شِبْرٍ وَّلَا یُجَصَّصُ الْقَبْرُ۔ یعنی قبر کوہان نما، زمین سے ایک بالشت کے برابر اونچی ہونی چاہیئے اور پختہ نہ بنائی جائے۔
(فتاوٰی قاضی خاں برحاشیہ عالمگیری مطبوعہ میمنہ مصر جلد صفحہ ۱۷۸)

۷۔ وَلَا یُبْنٰی عَلَیْہِ بَیْتٌ وَّلَا یُجَصَّصُ وَلَا یُطَیَّنُ بِالْاَلْوَانِ۔ یعنی قبر پہ کوئی گھر مثلاً قبہ وغیرہ بنانا اور مٹی وغیرہ سے منقش کرنا منع ہے۔

(فتاوٰی بزازیہ برحاشیہ عالمگیری مطبوعہ مصر جلد اوّل صفحہ ۹۰)

۸۔ وَلَا یُجَصَّصُ وَلَا یُطَیَّنُ۔ یعنی قبر کو نہ پختہ کیا جائے نہ مٹی سے لیپا جائے۔ (تنویر الابصار)

۹۔ وَلَا یُجَصَّصُ التَّجْصِیْصُ طَلْیُ الْبِنَاءِ بِالْجَصِّ یعنی قبر کو عمارات کی طرح چونے گچ نہ کیا جائے نہ پختہ بنایا جائے۔

(طحطاوی جلد اوّل صفحہ ۲۱۱ مطبوعہ کلکتہ)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :—

مکروہ کیا ہے؟ اِنَّ کُلَّ مَکْرُوْہٍ حَرَامٌ — یعنی جس چیز پہ لفظِ مکروہ استعمال کیا گیا ہے اُس سے مراد حرام ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں۔ اِنَّہٗ اِلَی الْحَرَامِ اَقْرَبُ۔ لفظِ مکروہ حرام کے لگ بھگ ہے یعنی جس چیز پہ اس کا اطلاق ہو تقریبًا وہ حرام ہی ہوتی ہے۔

وَظَاہِرُہٗ اَنَّ الْکَرَاھَۃَ تَحْرِیْمِیَّۃٌ ۔ ظاہر یہی ہے کہ یہاں مکروہ سے مراد مکروہِ تحریمی ہے۔ یعنی یہ کام قبروں پر کرنے حرام ہیں۔

لفظِ مکروہ کی تاویل مکروہِ تنزیہی سے کرنے والے شامی جلد اوّل کا صفحہ ۷۹ ملاحظہ فرمائیں جہاں صاف لکھا ہے۔ اَحَدُھُمَا مَاکُرِہَ تَحْرِیْمًا وَھُوَ الْمَحْمَلُ عِنْدَ اِطْلَاقِھِمُ الْکَرَاھَۃَ — یعنی مکروہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تحریمی (۲) تنزیہی۔ جب مطلق مکروہ بولا جائے تو اُس سے مراد حرام ہوتا ہے۔

اِن سب عبارتوں میں لفظِ مکروہ مطلقًا وارد ہے لہٰذا یہاں ہر جگہ مکروہ سے مراد حرام ہے۔

قبر کتنی اونچی رکھی جائے (۱) رَاَیْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِبْرًا اَوْ نَحْوَ شِبْرٍ — یعنی میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک

ایک بالشت یا قریب ایک بالشت کے زمین سے اونچی تھی۔
(مراسیل ابی داؤد)

۲۔ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔ یعنی حضرت سفیان تمار کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا جو اونٹ کے کوہان کی مانند تھی۔
(بخاری شریف و مشکوٰۃ شریف)

پکی و اونچی قبروں اور قبوں وغیرہ کو توڑ دینے کا ثبوت حدیث شریف سے

۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ (مسلم)
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اے علیؓ! تم جہاں کہیں کوئی اونچی قبر دیکھو اسے گرا دو اور جہاں کوئی تصویر دیکھو اسے مٹا دو۔

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے شاگرد ابو الہیاجؒ کو پکی اور اونچی قبریں توڑنے پر مقرر کرتے ہوئے فرمایا:۔
لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ (مشکوٰۃ شریف) ہر تصویر کو مٹا کر چھوڑو اور ہر پکی قبر کو منہدم کر دو۔

۳۔ عَنْ اَبِی هَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ (مسلم۔ مشکوٰۃ) ابو ہیاج اسدی سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا میں تم کو اس کام پر مقرر کرکے بھیجتا ہوں جس پر مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کرکے بھیجا تھا۔ جہاں کہیں کسی جاندار کی تصویر دیکھو اُسے مٹا دینا اور جہاں کوئی اونچی قبر دیکھو اُسے برابر کر دینا۔

۴۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

رَاَیْتُ الْاَئِمَّةَ بِمَكَّةَ یَاْمُرُوْنَ بِهَدْمِ مَا یُبْنٰی (نیل الاوطار) میں نے مکہ شریف میں بڑے بڑے اماموں کو دیکھا کہ وہ پکی قبروں کو منہدم کرنے، گرانے کا حکم دیتے تھے۔

۵۔ مسند احمد جلد اول صفحہ ۸۷ میں ہے:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک جنازے میں تھے آپؐ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا ہے جو مدینے جائے اور تمام بتوں کو توڑ ڈالے، تمام قبروں کو برابر کر دے اور تمام تصویروں کو مٹا دے؟ ایک شخص نے کہا میں جاتا ہوں۔ وہ چلا۔ لیکن مدینہ والوں سے ڈرا، اور واپس چلا آیا۔ اب حضرت علیؓ نے فرمایا۔ حضورؐ! میں جاتا ہوں۔ آپؐ نے انہیں اجازت دی۔ یہ تشریف لے گئے اور واپس آکر کہا۔ حضورؐ! میں نے تمام بت توڑ ڈالے، تمام قبروں کو برابر کر دیا اور تمام تصویریں مٹا دیں۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ عَادَ لِصَنْعَةِ شَیْءٍ مِّنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی جو کوئی ان میں سے کسی چیز کا پھر اعادہ کرے تو اُس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری ہوئی شریعت کا انکار کر دیا۔

قبروں پر مسجد بنانے اور عبادت کرنے کی ممانعت حدیث شریف سے

۱۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی وفات سے پانچ روز پیشتر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذَالِكَ

خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے نبیوں اور نیک بندوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا کرتے تھے۔ خبردار! تم کبھی ایسا نہ کرنا میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

(رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَمُسْلِمٌ)

۲۔ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر کہ اُنہوں نے انبیاءؑ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

۳۔ اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ۔ (طبرانی) یعنی دو قسم کے لوگ بدترین ہیں ایک تو وہ کہ جن پر قیامت قائم ہو اس حال میں کہ وہ زندہ ہوں۔ دوسرے وہ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں۔

۴۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ وصیت فرمائی۔ لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا۔ (سُنن نسائی) میری قبر پر میلے اور عرس نہ کرنا، عید کی طرح وہاں جمع نہ ہونا۔

۵۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح مسلمانوں کو سمجھا دیا۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی :۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُعْبَدُ اَشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ (موطا امام مالکؒ۔ مشکوٰۃ) اے اللہ! میری قبر کو ایسی نہ بنانا کہ لوگ بُت کی طرح اُس کی پوجا کریں۔ جو لوگ انبیاءؑ کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے ہیں اُن پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے۔

قبر پہ پتھر نصب کرنا

مُطّلب بن ابی وداعہ کہتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا تو اُن کا جنازہ اُٹھا گیا اور دفن کیا گیا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ پتھر لائے۔ وہ شخص پتھر اُٹھا کر نہ لا سکا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود

تشریف لے گئے اور اپنی آستینیں چڑھالیں۔ مُطّلب کہتے ہیں جس شخص نے مجھ سے روایت بیان کی ہے اُس نے ذکر کیا کہ گویا میں اب بھی اُس سفیدی کو دیکھ رہا ہوں جو آستین چڑھانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی مجھ کو اُس وقت نظر آئی تھی۔ پھر آپؐ نے اُس پتھر کو اُٹھالیا اور قبر کے سرہانے رکھدیا اور فرمایا نشان لگایا میں نے اپنے بھائی کی قبر پہ اور دفن کروں گا میں اس قبر کے پاس اُس شخص کو جو مرے گا آئندہ میرے خاندان سے۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

قبروں پر لکھنے کی مُمانعت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے سے اور قبروں پر (نام وتاریخ وغیرہ) لکھنے سے اور قبروں کو روندنے سے۔

كُرِهَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ بِنَاءٌ وَيُنَقَّشَ وَيُصْبَغَ وَيُرْفَعَ وَيُجَصَّصَ۔ (جامع الرموز صـ۱۲۸) یعنی قبر پہ کچھ لکھنا، اُس پر عمارت کھڑی کرنا، اُسے منقش کرنا اُس پر رنگ وروغن کرنا، اُسے بلند کرنا اور پختہ بنانا سب مکروہ ہے۔

يُكْرَهُ تَطْيِيْنُ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِيْصُهَا وَالْبِنَاءُ عَلَيْهَا وَالْكِتَابَةُ عَلَيْهَا۔ (جوہرہ نیرہ شرح قدوری)
یعنی قبر کو مٹی سے لیپنا بھی مکروہ ہے، اُسے پکی بنانا اور اُس پر کوئی عمارت کھڑی کرنا اور اُس پر کچھ (نام و تاریخ) لکھنا بھی مکروہ ہے۔

وَكُرِهَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهِ اِسْمُ صَاحِبِهٖ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ بِنَاءٌ وَّيُنَقَّشَ وَيُصْبَغَ وَيُرْفَعَ وَيُجَصَّصَ ... . وَنُهِيَ عَنِ الْاِكْلِيْلِ۔
(جامع الرموز قہستانی جلد ۱ ص ۱۹۵)
یعنی مکروہ ہے قبر پر قبر والے کا نام وغیرہ لکھنا۔ اور اُس پر عمارت کھڑی کرنا اور نقش و نگار بنانا اور رنگ روغن کرنا اور بلند کرنا اور پکی بنانا وغیرہ۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ کتاب الآثار میں لکھتے ہیں:-
قبر کھودتے وقت جو مٹی نکلی ہے اس کے سوا اور مٹی قبر پر نہ ڈالے۔ ہمارے نزدیک قبر کو پکا بنانا، اُس پر لکھنا، اُسے لیپنا، پوتنا، اُس کے آس پاس مسجد بنانا، قبر پہ نشان اور علم کھڑا کرنا یہ سب کام مکروہ، بُرے ہیں۔

قبر پہ چادر یا غلاف چڑھانا یا شامیانہ یا خیمہ لگانا

۱۔ تُكْرَهُ السُّتُوْرُ عَلَى الْقَبْرِ۔ (شامی جلد اول مصری ص ۶۶۲)

یعنی قبروں پر پردے، غلاف، سائبان، خیمہ وغیرہ لگانے مکروہ ہیں۔

۲۔ يُكْرَهُ اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدٌ تُصَلّٰى فِيْهِ وَاَنْ يُّضْرَبَ عَلَيْهِ فُسْطَاطٌ اَوْ قُبَّةٌ يُقَامُ فِيْهِ وَيَسْتَظِلُّ الْقُبُوْرَ فَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمَيِّتَ عَمَلُهٗ۔ (شرعة الاسلام)

یعنی نماز پڑھنے کے لئے قبر پر مسجد بنانا مکروہ ہے اور قبر پر خیمہ لگانا یا قبّہ بنانا جس کے سائے میں ٹھہرا ہوا جائے اور قبر پر سایہ رہے یہ بھی مکروہ ہے۔ میّت پر سایہ اُس کے عملوں کا ہوگا۔

۳۔ تَسْجِيَةُ الْقَبْرِ غَيْرُ مَشْرُوْعَةٍ اَصْلًا۔ (نصابُ الاحتساب) یعنی قبر کو کسی بھی چیز سے ڈھانکنا بالکل خلافِ شرع ہے۔

قبروں پر چراغ جلانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

(سنن ابی داؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافِ شرع

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی۔ اور اُن لوگوں پر بھی جو قبروں پر سجدہ کریں اور چراغ جلائیں۔

یعنی شریعتِ محمدیہ کے نزدیک خلافِ شرع قبروں کی زیارت کرنے والی عورتیں، قبروں پر سجدہ کرنے والے اور قبروں پر چراغ جلانے والے ملعون ہیں۔

۲۔ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے اپنی کتاب "مالابد منہ" میں تحریر فرمایا ہے:۔

ترجمہ:۔ اولیاء اللہ کی قبروں پر جو اونچی اونچی عمارتیں بناتے ہیں اور چراغ جلاتے ہیں۔ اور اسی طرح کے دوسرے کام جو رواج پا گئے ہیں وہ یا تو حرام ہیں یا مکروہ ہیں۔

آخر میں بارگاہِ خداوندی میں بصد عجز و نیاز التجا ہے کہ وہ ہر مسلمان مرد و عورت کو شرک و بدعت کی نجاست سے محفوظ رکھے اور سب کو اپنی سچی توحید، راہِ مستقیم کا راستہ دکھائے تاکہ وہ اس پر گامزن ہو کر اپنی زندگی بسر کریں اور اسی پر سب کا خاتمہ ہو۔ آمین ثم آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

دُعَاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى فِيْهِ وَلِوَالِدَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۞ آمِين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

الٰہی! اس کتاب کے مؤلف، چھپوانے والوں اور کوشش کرنے والوں اور اُن کے والدین کو بخش دے۔ آمین یارب العالمین۔

فقط

علی احمد زاہد جبل پوری
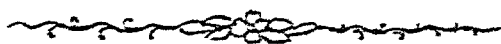
الٰہی قبر میں اِس پر کوئی عذاب نہ ہو

گنہگار تیرا موردِ عتاب نہ ہو

گناہ مجھ سے جو دنیا میں لاجواب ہوئے

کرم بھی وہ ہو کہ جس کا کوئی جواب نہ ہو

(زاہد جبلپوری)